غیر مسلموں سے دوستی کا حکم

علامہ یوسف القرضاوی مترجم :شمس پیرزادہ

ممکن ہے بعض ذہنوں میں یہ سوال پیدا ہو کہ غیر مسلمین کے ساتھ نیکی، دوستی اور حسن معاشرت کے تعلقات کس طرح پیدا کئے جاسکتے ہیں جب کہ قرآن خود کفار کے ساتھ دوستی کا تعلق پیدا کرنے اور انہیں اپنا حلیف اور دوست بنانے کی ممانعت کرتا ہے، مثلاً اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

یایھا الذین امنوا لا تتخذوا الیھود والنصری اولیاء بعضھم اولیاء بعض ومن یتولھم منکم فانه منھم ان الله لا یھدی القوم الظلمین. فتری الذین فی قلوبھم مرض یسارعون فیھم(۱) ''اے ایمان والو! یہود اور انصاری کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں سے جو ان کو اپنا دوست بنائے گا تو اس کا شمار بھی ان ہی میں ہوگا اللہ ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا۔ تم دیکھتے ہو کہ جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے وہ ان ہی میں دوڑ دھوپ کرتے ہیں''

اس کا جواب یہ ہے کہ ان آیتوں کا حکم علی الاطلاق نہیں ہے کہ ہر یہودی، نصرانی یا کافر پر اس کا اطلاق ہو ورنہ یہ بات ان آیتوں اور نصوص کے مناقض ہوگی جن میں خیر پسند لوگوں کے ساتھ خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں، دوستانہ تعلقات کو جائز قرار دیا گیا ہے اور اہل کتاب کے ساتھ مصاہرت کا رشتہ اور کتابیہ کے ساتھ نکاح کرنے کی اجازت دی گئی ہے جب کہ زوجیت کا تعلق قرآن کے نزدیک باعث مودت و رحمت ہے۔ اور نصاریٰ کے بارے میں قرآن کا بیان ہے کہ تم انہیں اپنا قریبی دوست پاؤگے۔ جن آیتوں میں موالات سے منع کیا گیا ہے ان کا تعلق دراصل ایسے لوگوں سے ہے جو اسلام کے دشمنوں اور مسلمانوں سے برسر جنگ ہوں۔ ان کی مدد اور پشت پناہی کرنا، انہیں راز دار بنانا اور ملی مفاد کے خلاف انہیں اپنا حلیف بنا کر انکی قربت حاصل کرنا کسی

مسلمان کے لئے ہرگز جائز نہیں۔اس کی صراحت دوسری آیتوں میں کی گئی ہے۔مثلاً سورۂ آل عمران میں فرمایا گیا ہے۔

یاایھاالذین امنوا الاتتخذوا بطانة من دونکم لایالونکم خبالا ودوا ماعنتم قد بدت البغضاء من افواھھم وماتخفی صدورھم اکبر قد بینا لکم الایت ان کنتم تعقلون.ھانتم اولاء تحبونھم ولایحبونکم (۲) ''اے ایمان والو اہل ایمان کے سوا دوسروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ۔وہ تمہیں نقصان پہنچانے میں کوئی کسر اٹھانہ رکھیں گے۔جو بات تمہارے لئے باعث زحمت ہو وہ ان کو محبوب ہے۔انکا بغض ان کے منہ سے ظاہر ہو چکا ہے اور جو کچھ وہ اپنے سینوں میں چھپائے ہوئے ہیں وہ اس سے شدید تر ہے۔ہم نے اپنے احکام واضح کر دیئے ہیں اگر عقل رکھتے ہو۔یہ تم ہو کہ ان سے محبت رکھتے ہو مگر وہ تم سے محبت نہیں رکھتے''

اس آیت میں ایسے لوگوں کا حل بیان کیا گیا ہے جو مسلمانوں سے نفرت وعداوت کو دل میں چھپاتے ہیں لیکن ان کی گفتگو سے اس کا اندازہ ہوجاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔

''لاتجدقومایومنون بالله والیوم الاخر یوادون من حآ د الله ورسوله ولو کانوا باء ھم او ابناء ھم او اخوانھم او عشیرتھم'' (۳) ''جولوگ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں ان کو تم ان لوگوں سے محبت کرتے ہوئے کبھی نہ پاؤ گے جو اللہ اور اس کے رسول کے مخالف ہیں خواہ وہ ان کے باپ ہوں یا بیٹے ان کے بھائی ہوں یا اہل خاندان''

اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کا مطلب محض کفر کرنا نہیں ہے بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جارحانہ کاروائی کرنا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔**یاایھاالذین امنوالاتتخذواعدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیھم بالمودة،وقدکفروابماجآء کم من الحق یخرجون الرسول وایاکم ان تومنوابالله ربکم** (۴)''اے لوگو جو ایمان لائے ہو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔تم ان سے دوستی کا اظہار کرتے ہو حالانکہ جو حق تمہارے پاس آچکا ہے اس سے وہ انکار کر چکے ہیں۔وہ رسول کو اور تم کو اس بنا پر جلاوطن کرتے ہیں کہ تم اپنے رب اللہ پر ایمان لائے ہو''

یہ آیت مشرکین مکہ کے ساتھ موالات کے سلسلہ میں نازل ہوئی تھی جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے خلاف جنگ کی تھی اور مسلمانوں کو ناحق ان کے گھروں سے نکال دیا تھا محض اس بناء پر کہ وہ کہتے تھے ہمارا رب اللہ ہے۔ ایسے لوگوں کے ساتھ موالات کے تعلقات کسی حال میں جائز نہ تھے۔ اس کے باوجود قرآن نے ان لوگوں سے دوستی کی امید منقطع کرنے کے لئے نہیں کہا اور نہ ان سے قطعی طور پر مایوسی کا اعلان کیا بلکہ مسلمانوں سے کہا کہ وہ حالات کی تبدیلی اور دلوں کی صفائی کے لئے پرامید رہیں، چنانچہ اسی سورۃ میں چند آیتوں کے بعد فرمایا ہے:۔

عسی اللہ ان یجعل بینکم وبین الذین عادیتم منھم مودۃ واللہ قدیر واللہ غفور رحیم ۔''عجب نہیں کہ اللہ تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان محبت ڈال دے جن سے تمہاری دشمنی ہے۔ اللہ بڑی قدر والا ہے اور غفور الرحیم ہے''(۵)

قرآن کی اس تنبیہ کے نتیجہ میں دشمنی کی حدت میں کمی ہوجاتی ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے:

ابغض عدوک ھوناً ماعسی ان یکون حبیبک یوما

اپنے دشمن سے بغض کسی قدر کم رکھو، ہوسکتا ہے کہ وہ کسی دن تمہارا دوست بن جائے۔(۵)

حواشہ و حوالہ جات

(۱) سورہ المائدہ/۵۱-۵۲

(۲) سورہ آل عمران/۱۱۸-۱۱۹

(۳) سورہ المجادلہ/۲۲

(۴) القرآن

(۵) سورہ الممتحنہ/۷

(۶) سنن ترمذی

تحقیقی مقالات کی ترتیب وتدوین کے اصول

(ایم اے، ایم فل، پی ایچ ڈی اور تخصص کے تھیس لکھنے والے

ریسرچ اسکالرز کے لئے جامع ومانع رہنما کتاب)

ترجمہ

كيف تكتب بحثا أو رسالة دراسة منهجية (زیر طبع)

مصنف

پروفیسر ڈاکٹر احمد شلبی الازہری

(استاذ جامعۃ الازہری جامعہ قاہرہ وکیمرج یونیورسٹی برطانیہ)

مترجمین

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

صدر شعبہ اسلامیات قائد ملت گورنمنٹ ڈگری کالج

سپروائزر ایم فل/ پی ایچ ڈی ہائر ایجوکیشن کمیشن پاکستان

وفاقی اردو یونیورسٹی۔ کراچی یونیورسٹی

پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحمن

سابق پروفیسر بہاولپور یونیورسٹی